دسواں باب

# تصنیفات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ

# آپ کی وفات پر اخبارات اور رسالہ جات کی آراء

# آپ کی طبیبانہ زندگی اور خاتمۃ الکتاب

## ۱- فہرست کتب مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

(مرتبہ محترم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ)

### ۱- فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب (حسب فرمائش شیخ فتح محمد صاحب رئیس جموں)

مقام طباعت = رگھوناتھ پریس جموں سن اشاعت = نومبر ۱۸۷۹ء

جلدیں = ۱ صفحات = ۱۲۸

یہ کتاب اس سوال کے جواب میں لکھی گئی ہے کہ بغیر سورۃ فاتحہ نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور سورۃ فاتحہ کی فرضیت کے دلائل اسلامی لٹریچر سے پیش کئے گئے ہیں۔

### ۲- فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب

مقام طباعت = دہلی سن اشاعت = ۱۳۰۵ھ مطابق ۱۸۸۸ء

جلدیں = ۲ صفحات = ۴۲۸

عیسائیت کے رد میں یہ ایک زبردست تصنیف ہے۔ جس میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو عیسائی پادریوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ خصوصیاتِ اسلام، حقیقتِ جہاد، احکامِ اسلامی کی حکمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت وغیرہ پر بھی سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب کی حضور نے چار جلدیں لکھی تھیں جن میں سے صرف دو جلدیں شائع ہوئیں۔

## ۳-ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات

۱۸۸۹ء میں ایک عیسائی عبداللہ جیمز نے انجمن حمایت اسلام لاہور کو تین سوالات بغرض جواب بھیجے۔انجمن نے ان کے جوابات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفہ اولؓ سے درخواست کی۔جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تینوں سوالوں کے جوابات تحریر فرمائے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے بھی۔انجمن نے ان جوابات کو ''ایک عیسائی کے تین سوال اوران کے جوابات'' کے نام سے ایک رسالہ کی شکل میں شائع کردیا۔یہ رسالہ ٹائیٹل کے علاوہ ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے۔مکتوبات احمدیہ جلد سوم مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی میں صفحہ ۲۴ سے لے کر صفحہ ۷۹ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات شائع کردیئے گئے ہیں مگرافسوس ہے کہ اس میں غلطی سے پہلے سوال کا جواب درج ہونے سے رہ گیا ہے۔

## ۴-تصدیق براہین احمدیہ

سن اشاعت=۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۹۰ء

جلد=۱ صفحات=۲۱۲

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر پنڈت لیکھرام اور بعض دوسرے آریوں نے جواعتراضات کئے تھے۔اس کتاب میں ان تمام اعتراضات کا نہایت عمدگی سے رد کرتے ہوئے اسلام کی صداقت بڑے زور سے ثابت کی گئی ہے اور قرآن کریم کی مختلف آیات کی لطیف تفسیر کی گئی ہے۔

## ۵-ابطال الوہیت مسیحؑ

سن اشاعت=۹۱-۱۸۹۰ء صفحات=۲۲

اس رسالہ میں قرآن کریم، بائیبل اور عقل کی رُو سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ صرف انسان تھے خدایا خدا کے بیٹے نہ تھے۔

## ۶-ردّ تناسخ

مقام طباعت=پنجاب پریس سیالکوٹ سن اشاعت=۱۸۹۱ء صفحات=۲۲

یہ رسالہ پنجاب پریس سیالکوٹ میں شیخ غلام قادر صاحب فصیح نے چھپوایا تھا۔آریوں کے مایۂ ناز

مسئلہ تناسخ کا اس میں منقولی اور معقولی رد کیا گیا ہے اور اس مسئلہ پر ایسی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کوئی شخص جو تعصب سے خالی ہو۔ تناسخ کی معقولیت کا قائل ہو ہی نہیں سکتا۔

## ۷- خطوط جواب شیعہ و ردّ نسخ قرآن

سن اشاعت = اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحات = ۲۶

اس رسالہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کے بعض خطوط درج ہیں جو حضور نے ۸۱-۱۸۸۰ء میں ایک شیعہ دوست کو لکھے۔ نیز نسخ قرآن کے مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے بڑی وضاحت سے ثابت کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔

## ۸- تفسیر سورۃ جمعہ

سن اشاعت = ۱۹۰۳ء صفحات = ۲۶

یہ رسالہ حضور کی ایک پُر معارف تقریر پر مشتمل ہے۔ جس میں حضور نے سورۃ جمعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت فرمائی ہے۔ شروع سے آخر تک تمام رسالہ انتہائی دلچسپ اور ایمان افروز ہے۔

## ۹- نور الدین بجواب ''ترکِ اسلام''

مقام طباعت = قادیان سن اشاعت = ۱۹۰۴ء صفحات = ۲۵۶

ایک مرتد آریہ دھرمپال نے جس کا پہلا نام عبدالغفور تھا۔ ''ترکِ اسلام'' نام سے ایک کتاب شائع کی تھی۔ جس میں اس نے اسلام اور قرآن پر بڑے سخت اعتراضات کئے تھے۔ اس کتاب میں ان تمام اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے مسئلہ جہاد اور حقیقت تناسخ وغیرہ پر بھی بحث کی گئی ہے اور پنڈت دیانند صاحب کے ان اعتراضات کا بھی جواب دیا گیا ہے جو انہوں نے قرآن مجید پر کئے۔ مقطعات قرآنیہ پر بھی اس میں لطیف بحث ہے۔

## ۱۰- دینیات کا پہلا رسالہ

سن اشاعت = جنوری ۱۹۰۶ء صفحات = ۲۰

اس رسالہ میں ابتدائی اسلامی مسائل مثلاً وضو، اذان اور نماز وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے۔ اوقات نماز، نماز پڑھنے کا طریق، شرائط نماز، ارکان نماز اور واجبات نماز وغیرہ مسائل تفصیل سے بیان کئے

گئے ہیں۔ بچوں، نومسلموں اور دینیات کی ابتدائی تعلیم سیکھنے والوں کے لئے اس رسالہ کا مطالعہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

## ۱۱-مبادی الصرف والنحو

سن اشاعت = ۱۹۰۶ء صفحات =

اس رسالہ میں جس کا نام پہلے مبادی الصرف تھا۔ علمِ صرف کے ابتدائی قواعد نہایت آسان اور شستہ زبان میں بیان کئے گئے ہیں۔ انداز تحریر ایسا دلکش ہے کہ بچے بھی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں ۱۹۰۷ء میں آپ نے اس کتاب میں نحوی قواعد کا اضافہ فرمایا اور اس کا نام ''مبادی الصرف والنحو'' رکھا گیا۔

## ۱۲-ترجمۃ القرآن پارہ اول معہ تفسیری حواشی

(شائع کردہ = شیخ عبدالرشید صاحب میرٹھی) سن اشاعت = اپریل ۱۹۰۷ء

حضرت خلیفہ اولؓ نے قرآن کریم کا اردو ترجمہ لکھ کر مکرم شیخ عبدالرشید صاحب میرٹھی کو بغرضِ اشاعت دیدیا۔ جنہوں نے صرف ایک پارہ شائع کیا تھا۔ اس پارہ کے حاشیہ پر مختصر تفسیری نوٹ بھی درج ہیں۔ مکرم شیخ صاحب نے اس پارہ میں جو پہلا اعلان شائع کیا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ

> ''کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ تیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔[۱]

## ۱۳-وفات مسیح موعودؑ

مقام طباعت = قادیان سن اشاعت = ۱۹۰۸ء صفحات = ۲۴

اس رسالہ میں ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مخالفین سلسلہ نے کئے۔

## ۱۴-درس القرآن

سن اشاعت = فروری ۱۰-۱۹۰۹ء صفحات = ۴۰۲

یہ اس پر معارف درس القرآن کے مختصر نوٹوں کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت خلیفہ اولؓ نے ۱۰-۱۹۰۹ء

میں قادیان میں دیا۔ چونکہ ۱۹۱۰ء کے آخر میں حضور گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئے تھے اور کئی ماہ تک سلسلہ درس بند رہا۔ اس لئے اس مجموعہ میں صفحہ ۲۲۱ سے ۲۶۴ تک حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے درس القرآن کے نوٹ شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اکثر لوگ غلطی سے یہ تمام نوٹ حضرت خلیفہ اولؓ ہی کے سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اس کے ۴۳ صفحات ایسے ہیں جن کے نوٹ حضور کی طرف منسوب نہیں کئے جا سکتے۔

ان نوٹوں کے علاوہ جولائی ۱۹۱۳ء سے اخبار بدر میں درس دوم کے نام سے سورۂ فاتحہ سے دوسرے پارہ کے تیسرے رکوع تک نوٹ بطور ضمیمہ چھپتے رہے۔ قرآن رمضان کے نوٹ اس کے علاوہ شائع ہوئے۔ درس دوم کے ۲۶ صفحات اور قرآن رمضان کے ۴۲ صفحات ہیں۔

## ۱۵- خطبات نور

مقام طباعت = لاہور سن اشاعت = ۱۹۱۲ء

جلدیں = ۲ صفحات = ۳۷۲

مرتبہ = مکرم شیخ عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر

یہ ایک نہایت ہی قیمتی اور ایمان افروز مجموعہ ان خطبات کا ہے جو حضور نے عیدین اور جمعہ کے مواقع پر دیئے۔ قرآن کریم کی کئی آیات کی ان میں تفسیر ہے اور جماعتی تربیت کے لحاظ سے ان کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

## ۱۶- مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین

سن اشاعت = ۱۳۳۱ھ صفحات = ۲۷۲

مرتبہ = اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی

اس کتاب میں حضرت خلیفہ اولؓ کے خود املا کروائے ہوئے سوانح حیات اور وہ متفرق واقعات درج ہیں جو حضور نے مختلف مواقع پر بیان فرمائے۔ نہایت دلچسپ اور ایمان افروز واقعات کا مجموعہ ہے۔ کتاب شروع کرنے پر اسے ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔

## ۱۷- کلام امیر معروف بہ ملفوظاتِ نور

سن اشاعت = ۱۹۱۸ء صفحات = ۶۰

مرتبہ = منشی برکت علی صاحب احمدی ہوشیارپوری

اس رسالہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کیا گیا ہے۔افسوس ہے کہ مرتب کنندہ جلد ہی وفات پا گئے اور یہ تسلسل قائم نہ رہ سکا۔۱۳۔۱۹۱۲ء میں اخبار بدر میں بھی ’’کلام امیر‘‘ ضمیمہ کے طور پر شائع ہوتا رہا۔اس ضمیمہ کے ایک سو آٹھ صفحات شائع ہوئے۔

## ۱۸-حیات نورالدّین

سن اشاعت=دسمبر ۱۹۲۶ء　　صفحات ۱۶۲

شائع کردہ منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان

اس کتاب کے پہلے حصہ میں حضرت خلیفہ اولؓ کی وہ تمام سوانح حیات درج ہے جو ’’مرقاۃ الیقین‘‘ میں درج ہو چکی ہے اور دوسرے حصہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے حضرت خلیفہ اولؓ کے قادیان کی زندگی کے مختصر حالات درج ہیں۔

## ۱۹-مجربات نورالدین حصہ اول۔دوم۔سوم

سن اشاعت=۱۹۰۹ء

مرتبہ=مفتی فضل الرحمٰن صاحب ایڈیٹر رسالہ طبیب حاذق

حضرت خلیفہ اولؓ کی بیاض خاص سب سے پہلے رسالہ ’’طبیب حاذق‘‘ قادیان میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے ۶۔۱۹۰۵ء میں شائع کی تھی۔بعد میں حضور کی اجازت سے انہوں نے ۱۹۰۹ء میں اسے ’’مجربات نورالدین‘‘ کے نام سے تین جلدوں میں شائع کر دیا۔۱۹۲۴ء میں آپ نے ’’بیاض نورالدین‘‘ حصہ اول کے نام سے یہی کتاب دوبارہ کتابی صورت میں شائع کی اور ۱۹۲۵ء میں بیاض نورالدین کا دوسرا حصہ شائع کیا۔حصہ اول کے ۳۱۶ اور حصہ دوم کے ۲۶۸ صفحات ہیں۔ان میں مجربات نورالدین کی مکمل نقل کے علاوہ بہت سے اضافے بھی ہیں۔جو حضرت خلیفہ اولؓ نے اپنی بیاض میں خود فرمائے تھے۔

## ۲۰-اصل بیاض نورالدین الجزء الاوّل

سن اشاعت=۱۹۲۸ء

مرتب کنندہ=ابناء حضرت خلیفہ اولؓ　　صفحات=۳۶۸

حضرت خلیفہ اولؓ کی یہ وہ طبی بیاض ہے جو حضور نے اپنی آخری عمر میں تحریر فرمائی۔افسوس ہے کہ اس کا ابھی تک صرف ایک حصہ شائع ہوا ہے۔باقی دو حصے حضرت خلیفہ اولؓ کے ابناء کے پاس محفوظ

ہیں ۔ کتاب کے اوپر کے حصہ میں اصل متن ہے اور نیچے تشریحی نوٹ حضرت حکیم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ جو سلسلہ کے ایک جید عالم۔ فارسی کے مشہور قادر الکلام شاعر اور ''ارجح المطالب'' کے مصنف تھے۔

## ۲۱۔ تفسیر احمدی

حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے درس القرآن سے مستفیض ہونے کے بعد قرآن کریم کا ایک مکمل ترجمہ جون ۱۹۱۵ء میں شائع کیا تھا۔ اس ترجمہ کے آخر میں ''اوضح القرآن مسمّٰی بہ تفسیر احمدی'' کے نام سے انہوں نے تمام تفسیری نوٹ جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہی بیان فرمودہ ہیں۔ یکجا کر دیئے ہیں۔ ان نوٹوں کے ۱۹۴ صفحات ہیں ''الفضل'' میں اس ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے۔

> ''مولٰنا میر محمد سعید صاحب میر مجلس انجمن احمدیہ نے مکمل ترجمہ قرآن شائع کیا ہے۔ جو حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اولؓ کے درس سے ماخوذ ہے۔ اور آخر میں تفسیری نوٹ دیئے ہیں جو آپ سے سبقاً پڑھ کر لکھے گئے ہیں یا آپ کے درس کے نوٹوں اور دیگر بزرگان سلسلہ کی تحریروں سے اخذ کئے گئے ہیں'' ۔[۲]

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ تفسیری نکات ''الحکم'' ''بدر'' ''تشحیذ الاذہان'' اور ''تفسیر احمدی'' میں شائع ہونے کے علاوہ جولائی ۱۹۰۶ء سے رسالہ ''تعلیم الاسلام'' قادیان میں بھی شائع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اسی طرح حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے بھی ''ترجمۃ القرآن'' کے نام سے آپ کے بیان فرمودہ معارف کا ایک بڑا حصہ جو کئی پاروں کی تفسیر پر مشتمل ہے اپنے الفاظ میں مرتب کر کے شائع کیا ہے۔

## ۲۲۔ روحانی علوم

یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ان دو پر معارف تقاریر کا مجموعہ ہے جو حضور نے اپنے زمانہ خلافت کے پہلے سال دسمبر ۱۹۰۸ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں فرمائیں۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان حال ربوہ نے ان کو ۱۹۲۸ء میں شائع کیا تھا۔ آج کل یہ رسالہ نایاب ہے۔

# حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات حسرت آیات پر

## احمدی اخبارات ورسالہ جات کی آراء

۱۔ جناب اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب ''الفضل'' نے لکھا:

''آخر وہ دن آن پہنچا کہ جس دن کا تصور کر کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ دل دھڑکتا تھا اور روح کانپ جاتی تھی۔ یعنی ہمارے امیر' خدا تعالیٰ کے مسیح کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کئی ہفتے کی مسلسل علالت کے بعد ۱۳ مارچ سوا دو بجے حالت نماز میں وصال پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر فتوح پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جوار میں جگہ دے۔ اللھم آمین

''دنیا ایسے متبرک و مقدس انسان کو یاد کرے گی جس کے احسانات نہ صرف علمی و طبی عالم پر ہیں بلکہ مذہبی ولایت میں بھی وہ ایک خاص درجہ رکھتا ہے اور احمدیہ جماعت میں تو کوئی فرد بشر ایسا نہیں کہ جو اس کے فیوض سے متمتع نہ ہوا ہو۔ آپ کا عہد خلافت جماعت کے لئے نہایت مبارک اور گوناگوں ترقیات کا گذرا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاص تائید اور نصرت فرمائی جب کبھی فتنے نے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ اس کا وعدہ اپنے مقرر کردہ خلفاء کے ساتھ ہے خوف کو امن میں بدل کر تسکین بخشی۔ فالحمد للہ رب العالمین'' [۳]

۲۔ ایڈیٹر صاحب ''ریویو آف ریلیجنز'' نے لکھا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

(قرآن کریم)

''خدا تعالیٰ کی رضا کے ماتحت اس کے قدیم قانون اور سنت کے مطابق اللہ کا پیارا' محمد رسول اللہ کا محبوب' عمرؓ کا فرزند' مسیح موعود کا جانشین' صدیق ثانی' سیدنا

حاجی حافظ مولنا مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ ۱۳ مارچ بروز جمعہ ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر عین نماز میں اس دنیائے فانی سے رخصت ہوکر اپنے محبوب حقیقی سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور ۱۴ مارچ کو بعد نماز عصر آپ کی نعش مبارک مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داہنے ہاتھ دفن کی گئی۔

''اس مقدس وجود کا ایثار' اس کی زندگی' اس کے موت' اس کے اعمال' اس کے اقوال' اس کا تجربہ' اس کا تبحر علمی اپنی نظیر آپ تھے۔ زمانہ ایسے وجود روز پیدا نہیں کرتا۔ آسمان ایسے مزکی نفوس کو آئے دن زمین پر نہیں بھیجتا۔ دنیا ایسے منبع فیوض وعلوم سے ہروقت متمتع نہیں ہوا کرتی۔

''آہ! زمین ایک عالم سے' مسلمان ایک ہادی سے' احمدی اپنے پیشوا' اپنے آقا' اپنے مطاع' اپنے' مقدس امام کے وجود باجود سے محروم ہوگئے۔ وہ قرآن کا خادم' قرآن کا استاذ' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیدا' حدیث کا والا' اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ فرقہ ذکور گریاں ہے کہ ہائے وہ بوڑھا تجربہ کار قرآن سنانے والا' کہ ومہ امیر وغریب کا خیر خواہ ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ فرقہ اناث میں شور وبکا ہے کہ آہ! وہ عورت کی عزت کرنیوالا' وہ کمزوروں کا حامی' وہ حقوق انسان کا مؤید ونگہبان اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گیا۔

''یہ آسمانی انسان زمین پر رہتا تھا۔ لیکن اس کا تعلق آسمان سے ایک لحہ کے لئے بھی نہیں ٹوٹتا تھا۔ اس کو چلتے پھرتے لیٹتے بیٹھتے ہر گھڑی خدا اور اس کے رسول کی یاد ومحبت کا زندگی بخش جام سرشار رکھے رہتا تھا۔ خدا کی کتاب اس کی محبوب' اس کا ذکر اس کی غذا تھی۔ قرآن کی آیات میں اسے دلربا خدوخال نظر آتے اور اس کتاب کے معانی میں اسے چشمہ حیوان کے حیات جاوید بخشنے والے پانیوں کا ذخیرہ معلوم ہوتا تھا۔ اس کی زندگی ہی قرآن تھی۔ اور جب اس کی عمر طبعی کا پیمانہ لبریز ہونے کو تھا تو خدائے حیی وقیوم کے ہاں سے بھی ختم قرآن کی مبارک آگئی اور ذات باری وحدہ نے فرمایا:

'خلیفۃ المسیح کو ختم قران مبارک ہو' ☆

☆ یہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا الہام نہیں بلکہ سید عابد علی شاہ صاحب کا الہام تھا جو انہوں نے حضور کو سنایا۔

''وہ خضر تھا۔ اس نے کئی ایک سکندر صفت طالبان حق کو آبحیات پلایا اور کسی سے تادم مرگ بخل نہیں کیا۔ اس کا ایثار' اس کا جود' اس کا کرم' اس کی خدا پرستی' غریب نوازی اور احسان اپنی نظیر آپ تھے۔ وہ سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ عمیم الاحسان اور ہر دلعزیز تھا۔ اس کی سخاوت یا اس کا فیض کسی ایک ملت کے افراد تک محدود نہ تھا بلکہ عام مخلوق خدا تک وسیع تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس آقائے مغفور کو غریق رحمت کرے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عنایت کر کے دنیا و آخرت میں اپنے فضل و کرم کا مورد کرے' ان کی اولاد پھلے پھولے اور خدام دین ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔'' [۴۲]

۳۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو ایک لمبا عرصہ اخبار ''بدر'' کے ایڈیٹر رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''حضرت حاجی حافظ مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ رشتہ میں مرے خالو تھے اور میرے استاد تھے۔ دین بھی جو کچھ میں نے سیکھا ان سے ہی مجھے ملا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستر خوان پر بھی میں انہی کا طفیلی ہوں۔ حضرت مرحوم کی محبت انسان کو نور ایمان اور یقین و عرفان سے مالا مال کرتی تھی۔ آپ کا فیضان عام تھا۔ مسلم' ہندو' سکھ' پارسی سب پر آپ کے احسانات تھے اور سب آپ کے مداح تھے۔ لیکن دینی معاملات میں آپ ایسے غیور تھے کہ بڑے بڑے مہاراجوں اور نوابوں کے دربار میں مذاہب پر گفتگو ہوتی تو آپ بلا خوف و خطر دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت اور سب مصلحین پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فوقیت اس عمدگی سے بیان کرتے کہ سب کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آپ کی محبت و اخلاص ایک قابل رشک نمونہ تھا۔ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ کے ساتھ ان کے بچپن میں ہی ایسی محبت اور شفقت کرتے اور اس قدر تعظیم کرتے تھے گویا ان کی فراست صحیحہ یقین کر چکی تھی کہ یہ وجود آئندہ مصلح موعود اور جانشین مسیح موعود اور رہبر مسلمانان عالم ہونیوالا تھا۔ آپ ہمیشہ روزانہ قرآن شریف کا درس دیتے تھے جس میں ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر بیان

کرتے تھے۔ آپ کے درس کے نوٹ میں اخبار بدر میں شائع کرتا رہا۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں دو وقت شرک سے بالکل پاک ہوتا ہوں۔ ایک درس قرآن دینے کے وقت دوسرا مریضوں کا علاج کرنے کے وقت۔ دراصل وہ شرک سے تو ہر وقت ہی پاک تھے۔ لیکن ان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی یہ طمع نہ رکھتے تھے۔ کہ مریض ان کے علاج کے عوض میں کچھ فیس دے۔ اور قرآن کے مطالب بیان کرنے میں کسی اور کے خیال کی پروانہ کرتے تھے۔ بلکہ جو معانی اللہ نے ان کے دل پر کھول دیئے تھے اور جن کو وہ درست سمجھتے وہی بیان کرتے۔'' [۵]

# ملک کے دیگر اخبارات اور رسالہ جات کی آراء

۱۔ اخبار ''زمیندار'' لاہور نے لکھا:

''آج کی ہندوستانی برقی خبروں میں یہ خبر عام مسلمانوں اور بالخصوص احمدی دوستوں میں نہایت رنج و افسوس سے پڑھی جائے گی کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ایک زبردست عالم اور جید فاضل تھے۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو کئی ہفتے مسلسل علالت کے بعد دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

''مولوی حکیم نور الدین اپنے عقیدتمندوں کی جماعت میں خلیفۃ المسیح کے لقب سے ملقب تھے۔ اور مرزا غلام احمد مغفور کے جانشین کہلاتے تھے۔ اس لئے احمدی حضرات کو ان کی وفات سے ایسا شدید صدمہ محسوس ہوگا جو انہیں مدت مدید تک بے قرار رکھے گا۔ اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نور الدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہیئے۔ کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نور الدین بھی ایسے ہی باکمال تھے۔ افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا۔ ہمیں اس حادثہ الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سر پر غم و الم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے دلی ہمدردی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ ارحم

الراحمین مولوی حکیم نورالدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے عقید تمندوں اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔'' [۶]

۲- ''کشمیر میگزین'' لکھتا ہے:

''نہایت رنج و افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ حاجی مولوی نورالدین صاحب جو بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح 'بلحاظ علم و فضل مسلمانوں کے مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایۂ افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد ۱۳ مارچ کو بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں۔ مولوی نورالدین صاحب کی وفات پر احمدی اخبارات کے علاوہ تمام اسلامی اخبارات نے باوجود ان کے مذہبی عقائد سے اختلاف رکھنے کے نہایت رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مولوی نورالدین جیسا قابل فرزند ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا۔'' [۷]

۳- اخبار ''مسافر آگرہ'' لکھتا ہے:

''گو اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا قطب جنوبی و قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ نہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہوگا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار و نیک آدمی تھے۔ علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت اسلام کا بڑا درد اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور وہ مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے۔'' [۸]

۴- اخبار ''مشرق'' رقمطراز ہے:

''احمدی سلسلہ میں یہ خلیفۃ المسیح اور عام طور پر مسمانوں میں اپنے تبحّر علمی اور زہد و اتقا کی خوبیوں سے نہایت محترم اور اسلام کے محاسن اور ان کی اشاعت میں کوشاں تھے۔ ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے موقعے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا۔ اس کی تفصیل سوانح عمری میں پائی جاتی ہے جس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے مؤحد

تھے۔ اوران کی زندگی اسلام کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا۔‘‘ [۹]

۵-’’بھارت‘‘ اخبار لکھتا ہے:

’’آپ درویش منش اور منکسر المزاج خلیق اور ملنسار تھے۔ عالم باکمال اور طبیب بے مثال تھے۔ مذہب کا آپ کو اتنا کیا خیال تھا۔ کہ ایام علالت میں بھی قرآن شریف کے ترجمے میں گہری دلچسپی لیتے رہے۔‘‘ [۱۰]

۶-اخبار ’’آفتاب‘‘ لکھتا ہے:

’’احمدی جماعت کے خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب نے جو ایک متبحر عالم اور جید فاضل تھے‘ کئی مہینے کی مسلسل علالت کے بعد جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک پونے دو بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو کوچ کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمیں اپنے احمدی دوستوں سے اس قومی و مذہبی صدمہ میں دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم انہیں صبر عطا فرمادے۔‘‘ [۱۱]

۷-اخبار ’’وطن‘‘ لکھتا ہے:

’’مولوی صاحب کیا بلحاظ طبابت و حذاقت اور کیا بلحاظ سیاحت علم و فضیلت و علمیت ایک برگزیدہ بزرگوار تھے۔ علم سے ان کو عشق تھا اور فراہمی کتب کا خاص شوق۔ ان کا پیدائشی وطن بھیرہ ضلع شاہ پور ہے مگر عمر کا بڑا حصہ باہر گذارا۔ اور آخری حصہ قادیان میں۔‘‘ [۱۲]

۸-’’میونسپل گزٹ‘‘ لکھتا ہے:

’’نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مرزائی جماعت کا کئی ہفتہ کی مسلسل اور سخت علالت کے بعد آخر ۱۳ مارچ کو بوقت ۲ بجے شام قادیان میں انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

’’مرحوم جیسا کہ زمانہ واقف ہے ایک بے بدل عالم اور زھد و اتقا کے لحاظ سے مرزائی جماعت کے لئے تو واقعی ایک پاکباز ستودہ صفات خلیفہ تھے۔ لیکن اگر ان کے مرزائیانہ مذہبی عقائد کو نظر انداز کر کے دیکھا جائے تو بھی وہ ہندوستان

کے مسلمانوں میں ایک عالم متبحر وجید فاضل تھے۔کلام اللہ سے جو آپ کو عشق تھا وہ غالباً بہت کم عالموں کو ہوگا۔اور جس طرح آپ نے عمر کا آخری حصہ احمدی جماعت پر صرف قرآن مجید کے حقائق و معارف آشکارا فرمانے میں گذارا۔ بہت کم عالم اپنے حلقہ میں ایسا کرتے ہوئے پائے گئے۔حکمت میں آپ کو خاص دستگاہ تھی۔اسلام کے متعلق آپ نے نہایت تحقیق وتدقیق سے کئی کتابیں لکھیں اور معترضین کو دندان شکن جواب دیئے۔ بہر حال آپ کی وفات مرزائی جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم اور عام طور پر اہل اسلام کے لئے بھی کچھ کم افسوسناک نہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔'' [۱۳]

۹-اخبار ''وکیل'' لکھتا ہے:

''مرحوم فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رُکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے۔آپ کے علم وفضل کا ہر شخص معترف تھا اوران کے حلم اور بردباری کا عام شہرہ تھا۔ان کی روحانی عظمت وتقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے۔''

۱۰-''کرزن گزٹ'' لکھتا ہے:

''حکیم صاحب سے ہمیں ذاتی تعارف حاصل تھا۔ذاتی تعارف ہی نہیں بلکہ ایک عرصہ تک ہم اور حکیم صاحب جموں میں ایک ساتھ رہے ہیں۔یہاں تک تعلق بڑھا ہوا تھا کہ حکیم صاحب شام کا کھانا ہر روز آندھی آئے یا مینہہ ہمارے مکان پر آکے کھایا کرتے تھے۔مغرب کی اور عشاء کی نماز ہم ان کے ساتھ پڑھتے تھے۔طبیعت میں مذاق بہت تھا۔نیک دل اور مخیّر تھے۔صورت وشکل وجیہہ تھی۔رنگت گندمی تھی۔قد لمبا تھا۔داڑھی اس قدر گھنی تھی کہ آنکھوں کے حلقوں تک داڑھی کے بال پہنچے ہوئے تھے۔جموں میں ان کے تحت مدرسے اور شفا خانے تھے جن کا انتظام وہ نہایت عمدگی اور نیک نیتی سے کرتے تھے۔اس وقت حکیم فدا محمد خاں صاحب مرحوم مہاراجہ رنبیر سنگھ کے طبیب خاص تھے۔اس عہدے میں گویا حکیم نورالدین صاحب ان کی ماتحتی میں کام کیا کرتے تھے۔ حکیم صاحب موصوف کو دوسو یا اڑھائی سو روپے کی تنخواہ ملتی تھی بعد ازاں مستقل

اعلیٰ طبیب ہو گئے تھے اور آپ کو چھ سو سے سات سو تک اخیر دم تک تنخواہ ملتی رہی۔ آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا حصہ نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلباء پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے۔ بہت سے طلباء آپ کے ساتھ رہتے تھے۔ نہ صرف ان کی تعلیم کے آپ کفیل تھے بلکہ کھانا کپڑا بھی بڑی فراخی سے انہیں دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلباء کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ شیخ عبداللہ صاحب پلیڈر علیگڑھ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پروردہ اور مسلمان کئے ہوئے ہیں۔ شیخ صاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے۔ حکیم صاحب نے انہیں مسلمان بھی کیا اور پڑھایا لکھایا بھی۔ یہاں تک کہ علیگڑھ کی تعلیم کا خرچ بھی آپ برابر اٹھاتے رہے۔ غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے۔ ایک طلباء کی پرورش اور تعلیم، دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا۔ بس اسی میں آپ کی تنخواہ صرف ہو جاتی تھی۔ آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے۔ آپ سے آپ کے عملہ کے آدمی بہت خوش تھے۔ کبھی کسی کو آپ سے وجہ شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ آپ کی دینی علوم کی مہارت اور عربی قابلیت مسلّم تھی۔ آپ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد طلباء کو بخاری و مسلم کا سبق بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کی واقفیت مذہبی بہت بڑھی ہوئی تھی۔'' [۱۴]

۱۱- اخبار ''طبیب'' دہلی رقمطراز ہے:

''افسوس کہ ہندوستان کے ایک مشہور معروف طبیب مولوی حاجی حکیم نورالدین صاحب جو علوم دینیہ کے بھی متبحّر عالم باعمل تھے اور جماعت احمدیہ کے محترم پیشوا۔ کچھ عرصہ عوارض ضعف پیری میں مبتلا رہ کر آخر جمعہ گذشتہ کو قریباً اسی سال کی عمر پا کر رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حکیم صاحب مغفور بلا لحاظ احمدی و غیر احمدی یا مسلم یا غیر مسلم سب کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ کے طریق علاج میں یہ چند باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

ا۔ یار و اغیار، مومن و کافر سب کو ایک نظر دیکھنا۔
ب۔ طب یونانی و ویدک کے علاوہ مناسب موقعہ پر ڈاکٹری مجرّبات سے بھی ابنائے ملک وملت کو مستفید فرمانا۔
ج۔ بعض خطرناک امراض کا علاج قرآن شریف سے استخراج کرنا۔
د۔ دوا کے ساتھ دعا بھی کرنا۔
ہ۔ علاج معالجہ کے معاملے میں کسی کی دنیوی وجاہت سے مرعوب نہ ہونا۔
ر۔ مریضوں سے مطلق طمع نہ رکھنا اور آپ کا اعلیٰ درجہ توکل واستغناء۔
ز۔ نادار و مستحق مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرنا بلکہ اپنی گرہ سے بھی ان کی دستگیری و پرورش کرنا خصوصاً طلباء قرآن وحدیث وطب کی۔

''خدا تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے۔'' [15]

۱۲۔ ''علیگڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ'' نے لکھا:

''قطع نظر اپنے مختص الفرقہ بعض خاص معتقدات کے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ حکیم صاحب مرحوم ایک نہایت بلند پایہ عالم عامل اور علوم دینیہ کے بہت بڑے خادم تھے۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف ومرض کی حالت میں بھی آپ کا بیشتر وقت تعلیم وتعلّم میں صرف ہوتا تھا۔ اور ایک طبیب حاذق ہونے کی حیثیت سے بھی آپ خلق اللہ کی بہت خدمت بجالاتے تھے۔ اس لحاظ سے مرحوم کا انتقال واقعی سخت رنج وملال کے قابل ہے۔''

۱۳۔ رسالہ ''البلاغ'' لکھتا ہے:

'' الوداع اے نورالدین!

مجھے افسوس ہے کہ میں تحریک احمدیہ کے کاروان سالار و حقائق معنوی کے نباض حکیم نورالدین کی قلمی تعزیت میں سب سے پیچھے ہوں۔ ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد وتورع کے عملی مظاہر کا گنجینہ تھی۔ اب ہم میں نہیں ہے۔ معارف دینیہ اور دقائق طبیہ کے ساتھ ایک پر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحف آسمانی سے لیکر عام افسانوں پر محیط تھا۔ نورالدین کو ایک ایسی اوج

نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوع انسانی کے جذبات کا طلسم سر آشکار ہو جاتا ہے۔
یہی باعث تھا کہ اس کے معانی پرور تکلم کا ایک ہلکا سا تموج کسی مخالف کی فسوں پرور بلند آہنگیوں پر ایک مہر سکوت بن جاتا تھا۔ اس کی تمام آب وگل جوشش دینی اور وسعت علمی کا ایک پر ندرت مجموعہ تھی۔ اور اس کی جہاں پیا تار نظر ایک پر جذب کمند حکمت تھی۔ اس کے حکیمانہ تجسس نے کمال تورع کے ساتھ مل کر لطائف سپہری کی آغوش اس کے لئے کھول دی تھی۔ اور حکمت ازل کی کارسازیوں پر اس کا اعتماد سطح علمیت پر فائز ہو گیا تھا۔ اس کی آخری زندگی کا بیشتر حصہ تحریک احمدیہ کے ساتھ وابستہ رہا ہے۔ اور اس کے لیل ونہار اسی جہد دینی کے پر مشقت مظاہر میں وقف ہوئے ہیں۔ بے شبہ جس پر خلوص ایثار اور شیفتہ پیوستگی کے ساتھ اس نے اپنے ہادی کا ساتھ دیا۔ اس کی نظیر قدمائے اسلام کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مسیحا گردوں نشین ذات سے شائبہ مرگ کی وابستگی اور مہدی وعیسیٰ کے خصائص کا ایک ذات میں اجتماع ہندی ارباب اسلام کے لئے آشوب شوریدگی اور احتجاج کا ایک تلخ پیام تھا اور جس پر خروش شدت کے ساتھ اہل اسلام کی جانب سے اس پر غرابت نکتہ آفرینی کا تخالف ہوا۔ وہ ایک آتش آفرین ادائے رعد کی طرح تھا۔ لیکن نورالدین کا پیمان عقیدت ہجوم مخالفت کی طوفان انگیزیوں کے باوجود بہ پیوستگی استوار تھا۔ اور وہ ایک کوہ گراں کی طرح برق جہندہ اور ابر فروشندہ کے سامنے یکساں پائے ثبات پر قائم تھا۔ اس کی پر خلوص استقامت سے بعید تھا کہ وہ پایان عمر تک اس سنگ آستاں سے جدا ہو جہاں اس کی پر محنت کاوشوں کو بالین آسائش ملی تھی۔ اگر چہ میں اپنے ادراک کو تحریک احمدیہ کی بعض نکتہ آفرینیوں کا ہم وفاق نہیں دیکھتا۔ لیکن اس پر گداز سوزش روحانی پر محو حیرت ہوں جس کے پر تپش غلغلے میرے تبحر جذبات کو گریہء محبت سے آشنا کر گئے ہیں۔

”نورالدین کی ذات گرامی ہماری مادی نگاہوں سے مستور ہے لیکن مساحت گیتی پر اس کے نقش پا بدستور ثبت ہیں اور منزل استقامت کی جانب ہماری رہبری کر رہے ہیں۔ لطف ازل اس کی خاک پر عنبر بار ہو۔

’’لیکن نورالدین کی سطوت آفرین شخصیت اس سطح رفعت پر نمایاں نہ ہوئی جس قدر بعد مرگ ہوئی ہے۔ ابھی مشکل سے اس کالبد کو جس میں انوار معانی مہمان دوروزہ تھے۔ بالین آسائش ملی تھی کہ اس کے خرقہ سیادت کے لئے احمدی اراکین کی استحقاقی جہد آزمائی ایک تفرقہ پرور حد مخاصمت تک پہنچ گئی تحریک احمدیہ کا امتزاج فوری اس ذات مدفونہ کی گراں پائیگی کو نمایاں تر کردیتا ہے جو تحریک مذکورہ کے عناصر متضادہ کا نکتہ توازن تھی۔ بے شبہ جذب روحانی کے بغیر تجر علمی کی نکتہ سرائی ایک منزل ناآشنا بدلگامی ہے۔ ورنہ احمدی ارباب تفکر جو کل تک جملہ مذاہب ہندیہ کے مہیب اور قاہرانہ حربوں کی اجتماعی قوت کے خلاف ایک پروقار سعی دفاع میں مصروف تھے۔ آج کشمکش باہم میں مبتلا ہیں اور یہ ارباب فضل اس صاحب ہمت کی پیروی کے مدعی ہیں جو اپنی جہد آشنا زندگی کی آخری ساعتوں میں پیکر مودت بن کر جانب لاہور قدم زن ہوا۔ اور دم واپسین مذاہب عالم کو صلح وآشتی کا پیغام دے گیا۔‘‘ [۱۶]

مندرجہ بالا اخبارات جن کی آراء حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات پر درج کی گئی ہیں۔ ان میں حضور کے عظیم الشان کارناموں اور پاکیزہ سیرت کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے۔ خصوصاً ’’کرزن گزٹ‘‘ کے ایڈیٹر نے تو عینی شاہد کے طور آپ کی سیرت وسوانح کے حسین گوشوں کو تاریخی واقعات کی روشنی میں باوجود انتہائی اختصار کے ایسے موثر وخوبصورت انداز میں پیش کیا ہے کہ حضور کی روحانی عظمت، اخلاقی قوت، علمی فضیلت اور عملی فوقیت کا اقرار کئے بغیر چارہ نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ سیدنا نورالدینؓ کی خوبیوں اور کمالات کا واقعی نقشہ اگر الفاظ میں پیش کرنا ہو تو مجھے تو ان الفاظ سے خوبتر اور کوئی نہیں مل سکے جو اس کے محبوب آقا علیہ السلام نے اس کی نسبت لکھ کر اسے ثبت دوام بخشا۔

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زامت نوردیں بُودے　　ہمیں بُودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بُودے

# آپ کی طبیبانہ زندگی

اس کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیبانہ زندگی کا بہت مختصر سا ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی ضمناً۔ کیونکہ یہ موضوع بجائے خود ایک ضخیم کتاب کا متقاضی ہے۔ تاہم شفاء الملک جناب حکیم محمد حسین صاحب قرشی کی مرتبہ ’’بیاض خاص‘‘ کا ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے یہ

ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو جس طرح ہندوستان بھر کے علماء میں ایک خاص مقام حاصل تھا اسی طرح اطباء میں بھی آپ چوٹی کے طبیب شمار ہوتے تھے۔ حکیم صاحب موصوف نے ''بیاض خاص'' میں پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی حیات طیبہ کے بعض حالات درج کئے ہیں اور پھر حضور کے متعدد قیمتی طبّی نسخوں سے کتاب کو مزین کیا ہے۔ بہر حال وہ حوالہ یہ ہے:

> ''حکیم (نور الدین) صاحب موصوف دور گذشتہ کے ان تین چار طبیبوں میں سے ہیں جن کا اسم گرامی ہندوستان کے طول وعرض میں غیر معمولی شہرت حاصل کئے ہوئے تھا۔ لکھنؤ میں حکیم عبدالعزیز صاحب، دہلی میں حکیم عبدالمجید خاں صاحب اور پنجاب میں حکیم نور الدین صاحب۔ یہی تین ایسے طبیب تھے جو دوسرے سب طبیبوں سے ممتاز اور معالجہ میں شہرہ آفاق تھے۔'' [۷]

ایک اچھے اور قابل طبیب کے لئے سب سے ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ وہ لوگوں کا مزاج شناس ہو اور علاج کرتے وقت صرف یہی نہ دیکھے کہ مریض کو دوا کونسی دینی چاہیئے۔ بلکہ مریض کی حالت کو دیکھ کر مناسب غور وفکر سے وہ طریق اختیار کرے جس سے مریض کو فائدہ پہنچے۔ حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل فرمایا کرتے تھے اور حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب شاہ مسکین والوں نے اس واقعہ کی تصدیق بھی کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولوی صاحبؓ جو لاہور تشریف لائے تو اتفاق سے انہی ایام میں ایک ہندو عورت کے کسی میت پر روتے پیٹتے ہاتھ اوپر کے اوپر رہ گئے۔ اس کے متعلقین نے بہتیرا علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا جب انہیں آپ کی لاہور میں موجودگی کا علم ہوا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اور درخواست کی کہ حضور خود تشریف لیجا کر اس عورت کو دیکھیں۔ حضور نے وہاں پہنچتے ہی فرمایا کہ اس عورت کو ایک الگ کمرے میں کھڑا کر دو۔ اور ایک مضبوط ہٹے کٹے نوجوان کو بلا لاؤ۔ جب نوجوان آ گیا تو اسے فرمایا کہ تم تیزی سے اس کمرہ میں جاؤ اور جو عورت وہاں ہاتھ اوپر کئے ہوئے کھڑی ہے اس کا آزار بند کھول دو۔ اور پھر واپس لوٹ آؤ۔ جونہی اس نوجوان نے اس عورت کے ازار بند کو ہاتھ لگایا۔ اس کے منہ سے زور سے ہائے کی آواز نکلی اور اس صدمہ کی وجہ سے کہ اس کا ازار بند کھولا جا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ بے اختیار نیچے آ گئے۔ حاضرین حضرت مولوی صاحبؓ کی اس حکمت کو دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے اور انہوں نے آپ کی حذاقت کی داد دی۔ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

# آپ کے چند نادر نسخہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے بیشمار نادر نسخے مہیا فرما کر طبی دنیا پر بے بہا احسانات کئے ہیں۔ آپ کے بعض نسخے تو ایسے مفید عام ثابت ہوئے ہیں کہ بیسیوں طبیب ان نسخوں کی بدولت ہی آسودگی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ذیل میں افادہ عام کی خاطر حضور کے چند ایسے نسخے درج کئے جاتے ہیں جو ہمیں محترم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل انچارج صیغہ زودنویسی ربوہ نے عنایت فرمائے ہیں۔ **فجزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والأخرۃ.**

## ۱۔حب اٹھرا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مشک خالص | طباشیر | زعفران | گلسرخ کازیرہ | دیمتر دانہ |
| ایک ماشہ | ۳ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ | ۱۱عدد |
| برگ تلسی | بسباسہ | برگ شہدیوی | | |
| ۲تولہ | ۲تولہ | ۴تولہ | | |

تمام ادویہ کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

ابتدائے حمل سے سترہ روز تک ایک گولی صبح ایک دوپہر اور ایک شام حاملہ کو کھلائیں پھر چالیس روز تک ایک صبح اور ایک شام دیں۔ پھر تا وضع حمل ہر روز ایک گولی دیں۔ پھر بچہ کو بھی بقدر دانہ باجرہ ہمرہ شیر مادر تا فطام شیر دیتے رہیں۔ اور بچہ کی والدہ کو بھی ایک گولی تا رضاعت کھلاتے رہیں۔

نوٹ:۔ تاجر لوگ ان گولیوں کو جاذب نظر بنانے کے لئے ان پر کشتہ مرگانگ یا چاندی کے ورق چڑھا لیتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ نسخہ ہم کو سید علمدار حسین صاحب ساکن جارہ نے عنایت فرمایا تھا۔

## ۲- زدجام عشق

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| زعفران | دارچینی | جائفل | افیون | مشک خالص |
| ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ |
| عقرقرحا | شنگرف | قرنفل | مروارید | روغن سم الفار |
| ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ | اڑھائی ماشہ | اڑھائی ماشہ |

شہد خالص کے ذریعہ ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔

خوراک:- ایک ایک گولی صبح وشام ہمراہ شیر جس میں کاڈلیور آئل دس بوند ملالیا گیا ہو۔

یہ گولیاں مردانہ طاقت کے لئے بے حد مفید ہیں۔

روغن سم الفار کی ترکیب شیر گاؤمیش ایک سیر زعفران خالص ایک تولہ سم الفار سفید ایک تولہ موخر الذکر ہر دو ادویہ کو الگ الگ کھرل میں باریک کرکے شیر مذکور میں ملا کر جوش دیں اور پھر ضامن لگا دیں۔ اور مکھن نکالیں۔ یہی روغن سم الفار ہے۔ بقدر ضرورت استعمال کرکے باقی روغن احتیاط سے محفوظ رکھیں۔

## ۳۔ اکسیر جگر

| | | |
|---|---|---|
| نوشادر | شورہ قلمی | ریوند خطائی |
| تولہ | تولہ | تولہ |

باریک پیس کر ایک دو ماشہ صبح وشام پانی یا عرق مکو یا شربت دینار وغیرہ سے دینا۔ جگر کی تمام بیماریوں میں مفید ہے

## ۴-دوائے نوشادر

| تخم دھتورہ | نوشادر | فلفل دراز | ہرمچی |
|---|---|---|---|
| تین ماشہ | ایک تولہ | ایک تولہ | ایک تولہ |

باریک کر کے رکھ لیں۔    خوراک:-۱/۲ رتی سے ایک دو رتی تک

یہ مرکب ہاضم۔ مقوی دندان۔ دافع نوبت بخار۔ دافع ذات الجنب ریحی اور دافع بدبوئے دہن ہے۔ ضیق النفس بلغمی۔ صداع بلغمی۔ شقیقہ اور تپ لرزہ میں بھی مفید ہے۔ بلغمی کھانسی۔ بدہضمی۔ اسہال اور زکام میں عام طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایسے تپ جن میں سردی اور لرزہ بہت ہو۔ مفید ہے مگر دوا تپ سے ایک گھنٹہ قبل دی جائے۔

## ۵-دوائے ہینگ

| انگزہ (یعنی ہینگ اعلیٰ قسم) سولہ ماشہ روغن گاؤ میں نیم بریاں کرلیں پھر | فلفل سفید |
|---|---|
| ۱۰ ۱/۲ ماشہ | ۳ ۱/۲ ماشہ |

| برگ نیم خشک | کتھ سفید | افیون خالص (ایک نسخہ میں رسونت ۴ ماشہ |
|---|---|---|
| ۱۱ عدد | ۷ ماشہ | ۳ ۱/۲ ماشہ    کا بھی اضافہ ہے) |

باہم ملا کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایک سالہ بچے کے لئے ۱/۲ گرین یعنی چہارم رتی شیر مادر میں بشرطیکہ قبض نہ ہو۔ ورنہ شربت گلاب یا گلقند میں ملا کردیں۔ دو سالہ بچے تک خوراک ایک رتی۔

حضرت خلیفہ اولؓ اکثر امراض اطفال میں اسے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ خواہ امراض اعصابی ہوں یا صدری۔ معدی ہوں یا امعائی۔ عام طور پر بچوں کے زکام، کھانسی، درد شکم، نمونیا، ذات الجنب اور اسہال وغیرہ میں اسے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ کان میں درد ہو تو بقدر ایک چاول ماں کے دودھ

میں حل کر کے کان میں ڈال دیں۔ اگر کسی کے دانت میں درد ہو اور دانت کرم خوردہ ہو تو اس کے سوراخ میں بھر دیں۔ بچوں کے بخار میں بھی بہت مفید ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے جو ز کام کے لئے مرکبات لکھے ہیں ان میں بچوں کے لئے دوائے انگزہ کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

## ۶۔ صندل پاؤڈر

صندل سرخ۔ سندل سفید۔ برگ نیم۔ برگ حنا۔ ملٹھی۔ مجیٹھ۔ ہرمچی۔ کچور۔ گیرو

تمام ادویہ مساوی الوزن لے کر باریک کرلیں۔ حضور نے اس دوا کا نام صندل پاؤڈر رکھا ہوا تھا۔ یہ دوا قلت الدم میں بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں مصفی خون اور دافع عفونت دوا ہے۔ حضور اسے بطور مانع اسقاط بھی حاملہ کے لئے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کبھی اس نسخہ میں

فلفل سیاہ۔ کالی زیری۔ نوشادر۔ کلونجی۔ افسنتین اور دار فلفل

کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور اس صورت میں اسے صندل پاؤڈر بنسخہ ء کلاں کہا جاتا ہے۔

## ۷۔ مرکب افسنتین

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| افسنتین | گلسرخ | گل گاؤزبان | مصطگی رومی | عود |
| ۵ ماشہ | ۳ ماشہ | ۳ ماشہ | ایک ماشہ | دو ماشہ |
| دانہ الائچی کلاں | | طباشیر | | |
| ایک ماشہ | | ایک ماشہ | | |

سفوف بنا کر عرق کیوڑہ تین تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔

خوراک: ایک ماشہ قبل غذا

یہ دوا توحش۔ مراق۔ مالیخولیا کے لئے بہت مفید ہے۔ ضعف ہضم کو بھی دور کرتی ہے۔

## ۸-حب جُند

| | | | |
|---|---|---|---|
| کونین | جندبیدستر | کافور | افیون |
| آدھا گرین | ایک گرین | ایک گرین | ۱/۴ گرین |

یہ ایک گولی کا وزن ہے۔اس کے مطابق گولیاں تیار کرلیں۔
یہ گولیاں اختناق الرحم میں بے حد مفید ہیں۔ایک ایک گولی صبح وشام دیں۔

## ۹-دوائے ناگ کیسر

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دانہ الائچی خورد | دانہ الائچی کلاں | طباشیر | دارچینی | |
| ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ | ایک ماشہ | |
| ناگ کیسر | لونگ | فلفل سیاہ | صندل سفید | مصری |
| ایک ماشہ | ایک ماشہ | چھ ماشہ | ایک تولہ | دو تولہ |

سفوف بنالیں۔ یہ دوا اسہال بلغمی۔ضعف ہاضمہ۔قلت اشتہا۔ برودت معدہ۔رطوبت قلب۔ ضعف اعصاب۔اسہال اورحمی دقّہ میں مفید ہے۔ خوراک:-حسب عمر ۲رتی سے ۲ماشہ تک

## ۱۰-سفوف مقلیاثا

| | | | |
|---|---|---|---|
| اسبغول | تخم کنوچہ | تخم بارتنگ | تخم ریحان |
| ۳تولہ | ۲تولہ | ۳تولہ | ۳تولہ |

ان چاروں کوکوٹیں نہیں بلکہ مسلّم ہی رکھیں۔اس کے بعد

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| صمغ عربی بریاں | نشاستہ بریاں | کھڑیا مٹی | طباشیر | گیری |
| ۱۱ماشہ | ۱۱ماشہ | ۱۱ماشہ | ۱۱ماشہ | ۳ماشہ |

باریک کرکے سب کو ملالیں۔ خوراک:ایک سے تین ماشہ تک پیچش اورخونی اسہال میں بہت مفید ہے۔

## ۱۱-سفوف چترہ

پوست ہلیلہ زرد　پوست آملہ　بیخ چترہ　دار فلفل　نمک سیاہ
مساوی الوزن باریک پیس کر رکھ لیں۔
خوراک:-ایک ماشہ۔مقوی معدہ۔دافع ریاح شکم ہے۔

## ۱۲-حب سعال یابس

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خطمی | خبازی | کتیرا | صمغ عربی | خلبہ |
| ۷ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ |
| مغز بادام | مغز کدو | مغز بہیدانہ | خشخاش | السی |
| ۲۲ عدد | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ |
| رب السوس | تخم کاہو | نشاستہ | شکر تیغال | |
| ۴ ماشہ | ۶ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | |

حب بقدر نخود بنا کر تین تین گولیوں تک صبح شام منہ میں رکھ کر چوسیں۔خشک کھانسی اور حرقۃ البول میں یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

## ۱۳-دوائے سن سوبی

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کچور | سورا بیج | راوند | برگ نیم | سن سوبی |
| ڈیڑھ تولہ | ڈیڑھ تولہ | ۲ تولہ | ڈیڑھ تولہ | ڈیڑھ تولہ |

باریک کر کے ایک دورتی تک دیں۔چھوٹے بچوں کے بخار،قبض اور بدہضمی وغیرہ میں مفید ہے۔

## ۱۴-حب اذاراقی

| دارچینی | بسباسہ | جوز بوا | عود | قرنفل | کچلہ مدبر |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۲ تولہ |

بعرق اجوائن تر وخشک سردہ سائیدہ۔حب بقدر ایک سرخ (رتی) بنائیں۔

باہ اور پرانے نزلہ میں اکسیر ہے۔علاوہ ازیں فالج۔لقوہ۔ضعف اعصاب۔ضعف دماغ اور درد کمر میں بھی فائدہ بخش ہے۔

## ۱۵-حب شفا زرد

| تخم دھتورہ | ریوند چینی | زنجبیل |
|---|---|---|
| ایک تولہ | ۸ ماشہ | ۴ ماشہ |

صمغ عربی کے پانی میں حب بقدر ایک سرخ بنائیں۔

سرفہ رطب۔ذات الجنب غیر حقیقی۔اور پرانے نزلہ میں بہت مفید ہے۔مگر صفراوی مزاج اور قلت الدم والے مریض میں احتیاط کریں۔

## ۱۶-حب شفا سرخ

| تخم دھتورہ | ریوند چینی | افیون | صمغ عربی | کتیرا | گلسرخ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴ ماشہ | ۴ ماشہ | ۴½ ماشہ | ۲ ماشہ | ۲ ماشہ | ۲ ماشہ |

| زنجبیل | گیرو | زعفران | شکر سرخ یا شیر خشت |
|---|---|---|---|
| ۲ ماشہ | ۲ ماشہ | ۱½ ماشہ | ۶ ماشہ |

گولی بقدر نخود بنائیں۔حضرت خلیفہ اولؓ پرانے نزلہ وزکام کے مریضوں میں یہ گولیاں بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔

## ۱۷- حب سلارس

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| افیون | صمغ عربی | مرکی | رب السوس | سلارس(میعہ) | کندر |
| ایک ماشہ | دو ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ |

حب بقدر یک سرخ بنائیں۔ سرفہ بلغمی میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔

## ۱۸- حب جدوار نزلی

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| افیون | زعفران | جدوار | قرنفل | دارچینی | پپیتہ |
| ۴ماشہ | ۵ماشہ | ۵ماشہ | ۴ماشہ | ۲ماشہ | ۲ماشہ |
| دارفلفل | مومیائی | عنبر | اجوائن خراسانی | | تخم دھتورہ |
| ا ماشہ | ا ماشہ | ا ماشہ | ۲ ماشہ | | ۲ ماشہ |

باریک کرکے بآب صمغ عربی گولی بقدر ایک سرخ۔ پرانے نزلہ وزکام اور سرفہ بلغمی میں اکسیر ہیں۔

## ۱۹- برائے دفع ام الصبیان

پودینہ (تولہ) آردخُربد(تولہ) پوست ہلیلہ زرد(تولہ) علیحدہ علیحدہ باریک کرکے ملالیں۔ خوراک: ایک سالہ بچے کے لئے ایک ماشہ، دو سالہ بچہ کے لئے دو ماشہ ہمراہ عرق بادیاں بچوں کے اکثر امراض معدہ، امراض صدر، ماشرا، سرسام، سردرد نیز ہمکی اور ام الصبیان وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ چھوٹے اور بڑے بچوں میں اسی نسبت سے دوا کو کم وبیش کرلیں۔

## ۲۰-سنون دنداں

مصطگی رومی۔ دانہ الائچی خورد۔ فلفل سیاہ۔ لونگ۔ عقر قرحا۔ گل دیگدان (یعنی چولھے کی مٹی) نمک۔ پھٹکوی۔ تمباکو خوردنی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ زغال پوست بادام آٹھ تولہ۔ سب کو الگ الگ کوٹ پیس کر اور چھان کر ملالیں اور رات کو سوتے وقت دانتوں پر ملیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ سنون بہت مجرب ہے۔

## ۲۱-سفوف ہاضم کندری

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| کندر | فلفل سیاہ | پودینہ | بادیاں | زیرہ سفید | کشنیز |
| ایک ماشہ | ایک ماشہ | ۲ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ | ۴ماشہ |
| اناردانہ | الائچی کلاں | مصری | | | |
| ۴ماشہ | ۲ماشہ | ۲۲ماشہ | | | |

سفوف بنا کر محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک سے چھ ماشہ تک ضعف ہضم کے لئے بہت مفید ہے۔

## ۲۲-نُورِ نظر

اس کا ایک نسخہ جو کتاب ہذا میں پہلے درج ہو چکا ہے۔ درج ذیل ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| کلونجی | کالی مرچ | کچور | مجیٹھ | مشک خالص |
| نو ماشہ | چھ ماشہ | چھ ماشہ | چھ ماشہ | تین ماشہ |

(کل پانچ دوائیں ہیں) باریک پیس کر ایک رتی سے دو رتی تک تا ایام ولادت

ہر ماہ دس دن (صرف ایک وقت) عورت کو کھلا دیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ ہوگی۔

دوسرا نسخہ حضرت خلیفہ اولؓ کے اپنے الفاظ میں ہی درج کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ ایک عجیب الاثر دوا جس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہر ماہ کے شروع میں صرف ایک دفعہ کھلانا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اگر نویں مہینہ کھلائی گئی ہے تو دسویں مہینہ میں بچہ پیدا ہوا۔ اور جس کو یہ دوا کھلائی اس کو لڑکا ہی پیدا ہوا عجیب عظمت و شرف کی دوا ہے۔

پتھر کی کانوں میں ایک چیز چمکدار، ملائم، بے مزہ، سفید، براق نکلتی ہے جس کو پتھر کا جیو (یعنی قلب الحجر) کہتے ہیں۔ اندور میں جس قدر کالے پتھر کی چٹانیں توڑنے والے ہیں سب جانتے ہیں۔ غرض قلب الحجر ایک رتی طباشیر مسحوق ایک ماشہ منقیٰ ایک دو مسلے ہوئے میں ملا کر شروع مہینہ میں صرف ایک دن حاملہ کو کھلائیں۔ (گویا کل نو ۹ خوراکیں کھلائی ہیں) انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز اسقاط نہ ہوگا اور فرزند نرینہ تولد ہوگا۔

## ۲۳- سرمہ زنگاری

| | | | |
|---|---|---|---|
| جست پھل کردہ (یعنی زنک اوکسائیڈ) | سرمہ سیاہ | زنگار | |
| ۲۰ ماشہ | ۲۰ ماشہ | ۳ ماشہ | |
| سفیدہ کاشغری | افیون | سمندر جھاگ | |
| ۴ ماشہ | ۳ ماشہ | ۴ ماشہ | |

سرمہ تیار کرلیں۔ نزلی اور معدی آشوب چشم میں بہت مفید ہے۔

## ۲۴- سرمہ مقوی بصر

سرمہ سیاہ ایک تولہ چوبیس گھنٹہ پانی میں تر رکھیں۔ پھر صاف کر کے کھرل کریں۔ یہاں تک کہ خشک ہو جائے۔ پھر اس میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل کر کے سحق بلیغ کریں۔

پھٹکڑی سفید زنک سلفاس ییلو اکسائڈ آف مرکری توتیائے سبز
۴رتی ۴رتی ڈیڑھ رتی ایک رتی

مروارید ناسفتہ ممیراں
ایک رتی ایک رتی

ملا کر سرمہ بنائیں۔
آنکھوں کے لئے مقوی اور ککروں کو بھی دور کرتا ہے۔ نیز آنکھوں کی اکثر امراض کے لئے مفید ہے۔

## ۲۵-سرمہ زعفرانی

زعفران افیون خالص زنگار سرمہ سیاہ سمندر جھاگ
ڈیڑھ ماشہ ڈیڑھ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ
لونگ میل چاندی میل سونا سبز کانچ جست پھل کردہ
۳ماشہ ۳ماشہ ۳ماشہ ۳ماشہ ۹ تولہ

سرمہ بنائیں۔
یہ سرمہ بیاض چشم ککروں اور جرب میں بہت مفید ہے۔

## ۲۶-حب برائے بواسیر دموی

مغز تخم نیم مغز تخم بکائن مغز تخم شفتالو رسونت مصفّٰی خالص
تولہ تولہ تولہ تولہ

یک کوٹ کر مولی کے تازہ پانی میں سحق کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔
ایک گولی صبح ایک گولی شام عرق افتیمون کے ہمراہ استعمال کریں۔ اگر قبض ہو تو شربت بنفشہ دو تولہ اور عرق بید مشک چار تولہ کے ہمراہ دیں۔

## ۲۷- حب ناگدون برائے بواسیر بادی

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| بیخ پلاہ | جطیانہ | جدوار خالص | ناگدون خالص | رسونت خالص | |
| ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ |
| پوست ہلیلہ زرد | پوست بلیلہ | پوست آملہ | رسکپور | صندل سرخ | |
| ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ | ۲ تولہ |
| صندل سفید | کتھ | آب برگ نیم | آب منڈی | آب برگ حنا | |
| ۲تولہ | ۱تولہ | ۱تولہ | ۱تولہ | تولہ | |
| دانہ الائچی کلاں | فلفل سیاہ | زیرہ سفید | گل سرخ | طباشیر | |
| ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ | ۱ تولہ |
| ریوند چینی | آب ترب | شہد خالص مصفّٰی | | | |
| ۱ تولہ | ڈیڑھ سیر | ۲۴ تولہ | | | |

کوٹنے والی دوائیں کوٹ چھان کر باہم ملالیں۔ پھر آب ترب میں دو روز کھرل کریں اس کے بعد شہد مذکور میں گولیاں بقدر اڑھائی سرخ بنالیں۔

خوراک: ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ عرق کیوڑہ ۳ تولہ و عرق بادیاں ۴ تولہ

## ۲۸- سفوف قلاع

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| شورہ قلمی | کتھ | الائچی خورد | گل سرخ | کافور | توتیائے سبز بریاں |
| ۲ ماشہ | ۲ماشہ | ۲ ماشہ | ۲ ماشہ | ایک ماشہ | ۶ رتی |

باریک کر کے منہ میں ملیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سفوف اس وقت تیار فرمایا تھا جب آپ مکہ معظمہ میں تھے اور شیخ الحدیث کے گھر میں مرض قلاع تھا۔ اور وہاں کے حکیم اور ڈاکٹر علاج سے عاجز آچکے تھے۔

## ۲۹-حب برائے ہیضہ

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ طالب علمی میں ہیضہ کے ایک مریض کو مندرجہ ذیل دوا دی تھی جس سے اسے بیحد فائدہ ہوا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| گل ناشگفتہ عشر(آک) | سہاگہ بریاں | دارفلفل | لونگ | زنجبیل |
| ایک تولہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ |

آپ نے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا کر نیم کی انتر چھال کے پانی کے ساتھ دس دس منٹ کے بعد کھلائیں اور لہسن کوٹ کر اس کے ناخنوں پر باندھ دیا جس سے اس کی طبیعت سنبھل گئی۔

''بیاض نور الدین'' حصہ اول مرتبہ حکیم مفتی فضل الرحمٰن صاحب میں نمک سیاہ ۵ ماشہ کا بھی اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اور حضور نے لکھا ہے:۔

'یہ گولیاں ایک ایک رتی کی میں نے ساعت بساعت کھلائی ہیں اور اگر نفخ ہوا تو چار گولیاں یکدم بھی دی ہیں'۔

اس کے بعد اپنی آخری عمر میں آپ نے جو بیاض اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اس میں مختلف تجارب کے بعد آپ نے یہ نسخہ مندرجہ ذیل شکل میں تحریر فرمایا ہے۔

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| غنچہ عشر | فلفل سیاہ | دارفلفل | زنجبیل | نمک | بسباسہ | قرنفل | جائفل |
| ۱۲ ماشہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ | ۵ ماشہ | ۳ ماشہ | ۵ ماشہ | ۳ ماشہ |

حب اڑھائی سرخ

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر دو دفعہ اس مرض کا حملہ ہوا۔ ایک دفعہ کثرت استعمال برف سے مجھے آرام آ گیا۔ اور دوسری دفعہ خدا تعالیٰ کا فضل اس طرح شامل حال ہوا۔ کہ بہت سا سلفیورک ایسڈ (یعنی سلفیورک ایسڈ ڈل پندرہ پندرہ بوند پانی میں ملا کر) بار بار استعمال کرتا رہا۔ دوسری دفعہ بھی برف کا استعمال زیادہ کیا گیا تھا۔

## ۳۰-روغنِ کنیر برائے ریگِ مثانہ وسنگِ گردہ

| | |
|---|---|
| پوست بیخ کنیر سرخ | پوست بیخ کنیر سفید |
| ۵ تولہ | ۵ تولہ |

دونوں پوست تازہ بتازہ لے کراور ہردو کچل کر دوسیر شیر گاؤمیش میں جوش دیں اور پھر دودھ کو ضامن لگا کر مکھن نکال لیں۔ یہ روغن دودو بوند صبح شام پلائیں اور بقدر ایک ماشہ مقام ماؤف پر ہرروز مالش کردیا کریں۔ فوائد تر بینگن۔لزوجیت والے حلوے۔ پنیر۔ گوشت۔ چاول اور مکدر پانی سے پرہیز۔ پتہ کی پتھری۔ دردگردہ اور کرم شکم وغیرہ میں بھی یہ دوا مفید ہے۔

## ۳۱-تریاق دق

سم الفار سفید ایک تولہ کو کلر کی مٹی آٹھ تولہ کے درمیان ایک کوزہ گلی میں رکھ کراور منہ بند کر کے سات سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ جب سرد ہو جائے۔ نکال لیں۔ یہ کشتہ ایک تولہ، شنگرف چھ ماشہ دونوں کو عرق مکو میں آٹھ پہر کھرل کر کے پھر آٹھ پہر عرق چرائتہ میں کھرل کریں اور ٹکیہ بنا کر چونہ آب نارسیدہ پانچ سیر کے فرش ولحاف میں رکھ کر دس سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد نکال لیں۔

خوراک: صرف ایک چاول دن میں ایک دفعہ

حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے سات روز میں تپ دق کو فائدہ ہوتا اور بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ احتیاطاً کچھ عرصہ تک ہر مہینہ میں صرف ایک ہفتہ یہ دوا استعمال کرلینی چاہئے۔

## ۳۲-حب جواہر مہرہ عنبری

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| مروارید ناسفتہ | یاقوت | پکھراج | زمرد | زہر مہرہ خطائی | فیروزہ |
| ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۶ ماشہ |
| بسد | طباشیر | کہربا | عنبر | مشک | مومیائی |
| ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ۴ ماشہ | ۳ ماشہ | ۳ ماشہ |
| ورق طلا | ورق نقرہ | نارجیل دریائی | | جدوار | |
| ۶ ماشہ | ۶ ماشہ | ڈیڑھ ماشہ | | ڈیڑھ ماشہ | |
| عرق کیوڑہ | عرق بیدمشک | | عرق گلاب | | |
| ۴ تولہ | ۴ تولہ | | ۴ تولہ | | |

تمام ادویہ کو الگ الگ باریک کر کے اور عنبر اور مشک وغیرہ ڈال کر عرقیات میں کھرل کریں اور ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں یہ گولیاں مقوی دل ودماغ۔ دافع خفقان وحزن۔ معین حمل ومحافظ شباب ہیں۔

وآخر دعونا اَن الحمد للہ رب العالمین

## خاتمۃ الکتاب

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت ہی عاجزی سے میری التجا ہے کہ اے میرے مالک وخالق خدا! میں نے اپنے ٹوٹے ہوئے الفاظ میں تیرے ایک پیارے بندے کے ایمان افروز حالات جمع کر کے تیری مخلوق کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں۔ اب تجھی سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میری اس ناچیز کوشش کو قبول فرما۔ اور میری اس تحریر میں ایسا اثر پیدا کر کہ تیرے بندے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور تیری رضا اور خوشنودی کو حاصل کریں۔ تا میں بھی ان کے نیک اعمال کے ثواب میں شریک ہو سکوں۔ اللّٰھم آمین!

خاکسار راقم اثم
عبدالقادر (سابق سوداگرمل)
۴؍دسمبر ۱۹۶۳ء

# حواشی باب دہم

۱ بدر ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء
۲ الفضل پرچہ ۱۹ر فروری ۱۹۱۶ء صفحہ ۱۱
۳ الفضل ۱۸ر مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۳
۴ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۳ نمبر ۳ پرچہ ماہ مارچ ۱۹۱۴ء
۵ احمدی جنتری ۱۹۳۹ء شائع کردہ محمد یامین صاحب تاجر کتب
۶ "زمیندار" ۱۶ر ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ
۷ "کشمیری میگزین" ۲۱ر مارچ ۱۹۱۴ء
۸ "مسافرہ آگرہ" ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء
۹ "مشرق" ۱۷ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۰ "بھارت" ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۱ "آفتاب" ۱۹ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۲ "وطن" ۲۰ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۳ "میونسپل گزٹ" ۱۹ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۴ "کرن گزٹ" ۲۳ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۵ "طبیب دہلی" ۲۳ر مارچ ۱۹۱۴ء
۱۶ رسالہ "البلاغ" ماہ جولائی ۱۹۱۴ء جلد ا نمبر ۲ از مالیر کوٹلہ
۱۷ "بیاض خاص" مذکور صفحہ ۲۷

☆☆☆